هفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا علمبردار

وطن کے ذرہ ذرہ کو کیا نور آفریں میں نے

وطن کے ذرہ ذرہ کو کیا نور آفریں میں نے
بنایا گوشہ گوشہ کو ز سرتاپا حسیں میں نے!

عروجِ ہمت و ایثار کی منزل میں جب پہونچا
بلندی میں فلک کے ساتھ ٹکرا دی زمیں میں نے

زمانہ کی قسم! بزمِ چمن آراستہ کر کے
بہاروں میں نہ پائی جائے آسائش کہیں میں نے

جو وہمِ عقل سمجھے قطعِ زنجیرِ غلامی کو
انہیں آزادیِ کامل کا بخشا ہے یقیں میں نے

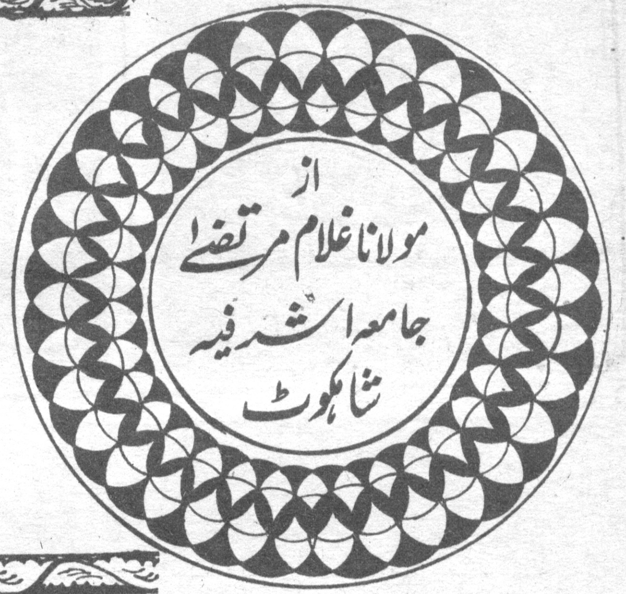
فقیرانہ ادا میرے لئے وجہِ تفاخر ہے،
گداؤں کو حکومت کا کیا مسند نشیں میں نے

جنونِ حریت کو ہوش سے بیگانہ ہی رکھا
نہ دامن کی خبر لی اور نہ دیکھی آستیں میں نے

خیانت کو شعار اپنا بنایا ان رفیقوں نے
متاعِ عزم و ہمت کا جنہیں سمجھا امیں میں نے

سرِ منزل وفا پر میری شک فرما رہے ہیں وہ
بمشکل جن کو پہونچایا تھا منزل کے قریں میں نے

روزے کی چند خصوصیات



۱۔ صوم کے سوا جتنی عبادتیں ہیں ان تمام میں ریاکاری ہوسکتی ہے۔ مثلاً نماز کی ظاہری صورت کہ آدمی قیام و قعود اور رکوع و سجدہ کرتا ہے۔ جس کو ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے۔ اسی طرح حاجی امکنہ مخصوصہ میں ایک لمبا سفر کر کے جاتا ہے جس کو ہر ایک جانتا ہے نیز لاکھوں آدمیوں کے ساتھ سفر کرتا ہے۔ اسی طرح زکواۃ بھی کہ کم از کم ایک شخص دیتا ہے اور دوسرا شخص لیتا ہے ان سب عبادتوں کا حال چھپ نہیں سکتا۔ اگر انسان ادا کرے تو ادا کا علم بصورت دیگر عدم ادا کا علم ہر ایک کو ضرور ہو جاتا ہے اس کے برعکس روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا حال سوائے خدا تعالیٰ کے کسی دوسرے شخص پر نہیں کھل سکتا۔ مثال کے طور پر ایک شخص سب کے سامنے سحری کھائے مگر دن کو چھپ کر پانی پی لے تو خدا کے سوا کسی کو بھی علم نہیں ہو سکتا۔ ساری دنیا یہی سمجھتی رہے گی کہ یہ شخص روزہ دار ہے مگر اللہ کے نزدیک وہ شخص روزہ دار نہیں ہے اگر کوئی شکی سوال کرے کہ اگر کوئی آدمی ظاہر کردے کہ میں روزہ دار ہوں پھر اس میں بھی ریا کا احتمال پایا گیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے روزہ دار کہنے کے باوجود ریا کا احتمال نہیں کیونکہ اس کا یہ کہنا کہ میں روزہ دار ہوں ایک خبر ہے اور خبر میں صدق و کذب کا احتمال ہوتا ہے۔

(الخبر یحتمل الصدق والکذب)

اور ممکن ہے کہ اس کو جھوٹا سمجھا جائے بخلاف دوسری عبادتوں کے کہ اگر ان کا انکار کرے گا تو مشاہدہ کے خلاف ہوگا۔ چنانچہ حدیث کہ روزہ خالص میرے لئے ہے اس میں نمائش کا احتمال نہیں۔

چنانچہ مُلّا علی بن سلطان محمد القاری رح المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں والیہ اشیر بقولہ تعالےٰ فانہ لی لان الصوم لا صورتہ لہ فی الوجود ترجمہ:۔

اور اسی کی طرف یہ حدیث قدسی اشارہ کر رہی ہے۔ کہ روزہ میں نمائش و ریاکاری کا احتمال نہیں۔ کیونکہ اس کی کوئی صورت و شکل نہیں ہے اور نیز صوم ... عقلی دلیل بھی ہے کہ باقی عبادتوں میں ظاہری صورتیں مشاہدہ میں آسکتی ہیں۔ لیکن صوم کی حقیقت چند اشیاء کا ترک ہے (ترک الاکل والشرب والجماع بالنیۃ) اور ترک غیر محسوس و عدمی شے ہے۔ لہٰذا اس اعتبار سے بھی اس میں ریاکاری و دکھلاوے کا احتمال نہیں ہوسکتا۔

نمبر ۲۔ روزہ اور باقی عبادات میں ایک اور بھی فرق ہے کہ باقی عبادات میں عبدیت کی شان ہے جیسے نماز و حج یا بعض میں ایسی صفت ہے جو بندہ و خدا میں مشترک ہے جیسے زکواۃ کی حقیقت اعطاء ہے جو اسی اعتبار سے بندہ اور خدا میں مشترک ہے۔ اگرچہ بندہ کا معطی ہونا اور اعتبار سے ہے اور خدا کا معطی ہونا اور اعتبار سے بخلاف صوم کے کہ اسکی حقیقت خالصتاً اللہ کی صفت ہے (تروک کا مجموعہ) تو گویا روزہ کی وجہ سے روزہ دار میں ایک شان تنزیہ پائی جاتی ہے۔ اس میں خدا کے ساتھ تشبیہ ہوئی۔

نمبر ۳۔ روزے کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ طویل مدت تک شریعت کے احکام کی تعمیل کراتا ہے۔ برخلاف دوسری عبادات کے مثلاً نماز چند منٹ میں ایک وقت سے زیادہ نہیں اسی طرح زکواۃ حولان حول کے بعد ہی دی جاتی ہے۔ اور ہے بھی صرف مالداروں کے لیے البتہ حج میں لمبی مدت صرف ہوتی ہے۔ لیکن اس کا موقع عمر میں صرف ایک ہی دفعہ ہوتا ہے۔ اور یہ حج بھی تمام لوگوں کے لئے نہیں ہے۔

بخلاف صوم کے کہ ہر سال پورے ایک ماہ تک شب و روز شریعت محمدیؐ کے اتباع کی پابندی کراتا ہے۔ صبح سحری کے لئے اٹھو ٹھیک فلاں وقت کھانا پینا بند کر دو پھر فلاں کام کر سکتے ہو اور فلاں نہیں کر سکتے۔ شام کو ٹھیک وقت پر افطار کرو پھر کھانا کھا کر تراویح کے لیے چل پڑو تو گویا فوجی سپاہیوں کی طرح پورے قاعدے و ضابطے میں رکھا جاتا ہے۔ اور نیز روزے کی برکت میں متفقہ کام کی عادت ہو جائیگی۔ اور اسی کے ساتھ وہ ایک دوسرے کے تربیت میں معاون و مددگار ثابت ہوں گے۔ انہی خصوصیات کی بناء پر ایک حدیث میں آیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہلاک ہوا یہ شخص کہ رمضان المبارک کو اس نے پالیا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ پھر امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کی بددعا پر آمین کہی اب ایسے شخص کی ہلاکت میں کیا شبہ رہ سکتا ہے کہ رمضان المبارک جیسا خیر و برکت کا ماہ غفلت و کوتاہی میں گذر جائے۔ کہ رمضان المبارک میں اللہ کی رحمت بارش کے قطرات کی طرح برستی ہے۔ جس شخص نے رمضان المبارک کا ماہ اسی طرح گذار دیا کہ اس کی بداعمالیوں اور کوتاہیوں کیوجہ سے اس کی مغفرت نہ ہوسکی۔ تو اب اس کی بخشش کے لئے اور کونسا موقع ہو سکتا ہے۔ نیز صوم کے بہت سے فائدے ہیں۔ مُلّا علی قاری رح مرقات شرح مشکواۃ میں فرماتے ہیں کہ صوم کی وجہ سکون نفس حاصل ہو جاتا ہے۔ اور یہ کسر شہوت کا بھی سبب ہے چنانچہ حدیث میں موجود ہے کہ عدم استطاعت نکاح کے وقت صوم سے بڑھ کر کوئی شے اکسیر نہیں۔ نیز اس کی وجہ سے ہر مساکین پر شفقت اور رحمت بھی آئیگی۔ کیونکہ جب خود بھوک کی تکلیف محسوس کریگا۔ تو اس کو معلوم ہو جائیگا کہ بھوک کی تکلیف یہ ہوتی ہے۔ اور غرباء کے ساتھ مشابہت تو ہے ہی جیسے بشر حافی رح کے متعلق مشہور ہے کہ سخت سردی میں ان کے پاس آدمی آیا اور اس شخص نے دیکھا کہ کپڑے اتارے ہوئے ہیں اور انکو مشجب (کھونٹی) پر لٹکایا ہوا ہے۔ اور خود سردی سے ٹھٹھر رہے ہیں تو آنے والے شخص نے سوال کیا کہ سخت سردی میں کپڑے کیوں اتارے تو بشر حافی رح نے فرمایا کہ اے بھائی دنیا میں فقیر و غربت زیادہ ہے اور میں تمام کیساتھ غم خواری نہیں کر سکتا۔ البتہ سردی برداشت کر کے اور کپڑے اتار کر ان کے ساتھ مشابہت تو کر سکتا ہوں لہٰذا میں نے اپنے کپڑے اتار دیئے لہٰذا میں تمام حضرات سے درخواست کروں گا کہ ایسے بابرکت ماہ سے محروم نہ ہوں نیز جطرح نیکی کا ثواب اس ماہ میں زیادہ ہے اسی طرح برائی کا گناہ بھی زیادہ ہے۔

بیادگار شیخ التفسیر حضرت
مولانا احمد علی صاحبؒ
زیر سرپرستی
حضرت مولانا عبید اللہ انور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

نگران اعلیٰ
قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود
ایڈیٹر
زاہد الراشدی

شمارہ ۳۲ | جمعہ ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۷۴ء قیمت ۵۰ پیسے | جلد ۱۷

صرف اور صرف اسلام

ان دنوں حکمران پارٹی کے مختلف راہنماؤں کے مابین اسلام اور سوشلزم کے عنوان سے بیان بازی اور چپقلش کا سلسلہ جاری ہے اور وزیر اعظم بھٹو کی کابینہ کے وزراء اس سلسلہ کو طول دے رہے ہیں۔

جہاں تک پاکستان میں کسی نظام کے نفاذ کا تعلق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بات اب طے ہو چکی ہے اور اس سلسلہ میں کسی بحث کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

پاکستان کا قیام اس لئے عمل میں آیا تھا اور کروڑوں مسلمانوں نے تحریک پاکستان کا ساتھ دے کر اس لئے بے پناہ قربانیاں پیش کی تھیں کہ یہاں قرآن و سنت کا نظام رائج ہوگا پھر پاکستان قائم ہونے کے بعد دستور ساز اسمبلی میں قرارداد مقاصد منظور کر کے پاکستان کی اسلامی حیثیت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تحفظ دے دیا گیا تھا۔ اور اب پہلے عوامی انتخابات کے نتیجہ میں قائم ہونے والی آئین ساز اسمبلی نے پاکستان کے آئین میں اسلام کو سرکاری مذہب قرار دے کر اور سوشلزم کا لفظ حذف کر کے اس امر پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ پاکستان میں صرف اور صرف اسلام کا نظام ہی چل سکتا ہے۔

پاکستان کے تمام مسلمانوں کا مطالبہ اور تقاضا بھی صرف اس بات کا ہے کہ اس مملکت خداداد میں قرآن و سنت پر مبنی سیاسی، اقتصادی و معاشرتی نظام قائم کیا جائے تاکہ پاکستان کے مسلمان قرآن و سنت کی روشنی میں امن و سلامتی اور خوشحالی کی زندگی بسر کر سکیں۔

علاوہ ازیں پاکستان کو اس وقت سیاسی، اقتصادی، فکری و معاشرتی شعبوں میں جن مسائل کا سامنا ہے۔ ان مسائل کا اس کے سوا کوئی حل نہیں کہ اسلام کے عادلانہ نظام کو سینے سے لگا کر "نظام کفر" کا طوق اتار پھینکا جائے، جو در اصل فرنگی سامراج نے ہمیں اسلام سے برگشتہ اپنا ذہنی غلام بنائے رکھنے کے لئے اور ہمارے معاشرہ کو ذہنی پراگندگی کا شکار بنانے کے لئے ہماری گردن میں ڈال دیا تھا۔

آج جبکہ پاکستان کے مسلمان قادیانیت کے مسئلہ پر اتحاد و اتفاق کے ساتھ مل جل کر ایک دینی و ملی مسئلہ کا تصفیہ کرا چکے ہیں۔ اور اس طرح عملاً پاکستان کا اسلامی و دینی مستقبل متعین ہو چکا ہے۔ بعض وزراء کی طرف سے سوشلزم کی بے وقت راگنی اور علماء کرام کے خلاف الزامات کی مہم کو قادیانیت کے بارے میں قومی فیصلہ کو سبوتاژ کرنے کی سازش اور ملی وحدت و یک جہتی کو پراگندگی کا شکار بنانے کی ایک احمقانہ کوشش کے سوا اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے ہم حکمران کے ارباب حل و عقد سے عرض کریں گے کہ وہ ان وزراء کا محاسبہ کریں جو ملی اتحاد کے اس موقع پر ذہنی انتشار کا سامان مہیا کر رہے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی ہم مجلس عمل ختم نبوت کے قائدین سے بھی گذارش کریں گے کہ وہ اسلامی نظام اور اصلاح معاشرہ کے عظیم تر مقاصد کی خاطر اپنی صفوں میں اتحاد کو مکمل طور پر برقرار رکھتے ہوئے قوم کو جلد آئندہ لائحہ عمل دیں۔

ہمیں یقین ہے کہ اگر مجلس عمل نے اسلامی انقلاب کی منزل کی طرف کوچ کا فیصلہ کر لیا تو وہ دن دور نہیں، جب ہم پاکستان کو فرنگی کے سیاسی، معاشرتی و معاشی نظام سے نجات دلا کر قرآن و سنت کے نظام کا گہوارہ بنا سکیں گے اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین یا الہ العالمین۔

بم کا دھماکہ

گذشتہ روز دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی میں بم کا ایک دھماکہ ہوا۔ جس سے عمارت کو کافی نقصان پہنچا البتہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ یہ حادثہ اس لحاظ سے بالخصوص توجہ طلب ہے کہ یہ دھماکہ اس جگہ ہوا، جہاں بالائی کمرہ میں دارالعلوم کے مہتمم مولانا غلام اللہ خاں قیام کیا کرتے ہیں۔

اس سے قبل بھی ممتاز علماء کرام اور خصوصاً مجلس عمل ختم نبوت کے راہنماؤں کے گھروں میں بموں کے متعدد دھماکے ہو چکے ہیں۔ لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ اب تک صوبائی حکومت نے ان کی تفتیش اور روک تھام کے سلسلہ میں کیا کچھ کیا ہے۔

یوں محسوس ہوتا ہے کہ ایک فاشسٹ گروہ اپنی شکست کا انتقام علماء سے لینا چاہتا ہے۔ اور ملک میں بد امنی و فساد کی فضا پیدا کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان واقعات کی تحقیقات کرا کے مجرموں کو سخت ترین سزا دی جائے اور اس قسم کے حادثات کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں ورنہ یہ ایک پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے (۱۹ ستمبر)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

تحریک آزادی کا ایک اہم باب

معرکۂ بالاکوٹ

ضیاء الرحمٰن فاروقی

باب العلوم کہروڑ پکا

۱۸۲۰ء میں جب پنجاب کی سیاست میں اہم انقلابی تبدیلیاں پیدا ہونا شروع ہوئیں تو گلاب سنگھ دھیان سنگھ اور دوسرے چند راجاؤں نے بھی اقتدار کی مسند کو زینت بخشی۔ بالآخر ان کے باہمی جھگڑوں نے قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا اور یہ تمام لوگ ایک ایک کر کے اقتدار سے محروم کر دیئے گئے۔

اس دھما چوکڑی کے نتیجے میں پنجاب کی گورنری راجہ رنجیت سنگھ کو ملی۔ اس نے اپنا بلامقابل پا کر اقتدار کے نشے میں خرمستیاں شروع کر دیں۔ عیاشی و فحاشی کا دور دورہ ہوا۔ مسلمانوں پر جبر و قہر کے پہاڑ توڑے گئے شعائر اسلام کا مذاق علانیہ شروع ہوا۔ مساجد کی بے حرمتی راجہ کا شعار بن گئی۔ آخر یہ ظلم کب تک روا رکھا جا سکتا تھا۔ سید احمد شہیدؒ ان حالات کو دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتے رہتے تھے۔ ان حالات میں سید صاحب نے اپنے معتمد خصوصی حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کو پنجاب کے دورے پر روانہ کیا۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے ظلم کے نظارے دیکھے۔ کشت و خون میں غلطاں مسلمانوں کی جگر سوز حالت کو دیکھا مسلمانوں کی عظمتوں اور عصمتوں پر سکھا شاہی کی دست درازیوں کا مشاہدہ کیا۔ ظاہر ہے کہ ان حالات سے ایک مجاہد اسلام عاشق رسول مسلمانوں کا ہمدرد کیوں کر خاموش رہ سکتا تھا۔ القصہ سید احمد بریلویؒ نے ہندوؤں سے جہاد کا ارادہ کر کے فوجی بھرتی اور اسلحہ کی ذخیرہ اندوزی کا خفیہ طور پر ایک عظیم سلسلہ شروع کر دیا۔

جہاد کی تیاری اور روانگی

چنانچہ آپ ۱۸۲۴ء ۲۱ر دسمبر کو ابتدائی جنگ کے لئے ۵ سو رضاکاروں کی معیت میں درہ خیبر کے راستے پشاور پر حملہ آور ہوئے۔ اس وقت پشاور کا حکمران ایک ہندو تھا۔ سید صاحب کے نعرہ حق نے دشمن پر بجلی کا اثر کیا۔ چند ہی معرکوں میں پشاور فتح ہو گیا اور عظمت اسلام کا پرچم پشاور میں لہرا دیا گیا۔ شراب پر پابندی لگا دی گئی۔ سود بند ہوا۔ چور بازاری کا خاتمہ ہوا قرآن و سنت کی حکومت قائم ہوئی۔ اب مجاہدین اسلام کی جماعت پیشقدمی کر رہی ہے سب سے پہلے اکوڑہ میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ اسلام کے غازی یہاں بھی جیت گئے۔ اس کے علاوہ سرحدی علاقوں میں اتمان زئی بھی اسلام کا مفتوحہ علاقہ بن گیا۔

رنجیت سنگھ کی پیشکش اور مجاہد حق کا نعرۂ حق

دورانِ جنگ رنجیت سنگھ کی طرف سے سید صاحب کو یہ پیغام آیا کہ دریائے اباسین کے اس کنارے کا جو ملک سید صاحب کے قبضہ میں ہے اس کو سکھ حکومت کی طرف سے انعام تصور کر کے اپنے قبضہ میں رکھیں، لیکن آگے کا قصد نہ کریں۔ عزم و جزم کے پیکر نے فرمایا۔ "جاؤ میری طرف سے ارباب اقتدار سے کہو۔ میں یہاں ملک گیری کی غرض سے نہیں آیا بلکہ مسلمانوں کو تمہارے بہیمانہ ظلم سے نجات دلانے آیا ہوں، قوم کی آزادی میرا نصب العین ہے میں اس سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔"

آپ مسلسل چار سال تک مصروف پیکار رہے۔ پشاور سے روانگی کے وقت آپ نے پشاور کے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ میں یہاں سے ہجرت کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ خدا مجھے کہیں لے جائیگا اس سفر میں بہت سی تکالیف پیش آئیں گی۔ آب و دانہ کی مشقتیں بھی ہوں گی۔ جو شخص ان تکالیف کو برداشت کرے۔ اور کلمہ شکایت زبان پر نہ لائے وہ میرے ساتھ چلے۔

خدا خود میر سامان است ارباب توکّل را

بس پھر کیا تھا۔ لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ چاروں طرف سے آوازیں اٹھیں ہفت اقلیم کی بادشاہی بھی اگر ہمیں دے دی جائے تب بھی آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ اطراف و جوانب کے ہزاروں افراد اس وقت وہاں موجود تھے۔ تمام کے تمام آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس موقعہ پر علاقہ کے چند رؤسا اور سردار بھی حاضر ہوئے۔ انہوں نے ارادہ جہاد ملتوی کرنے پر اصرار کیا۔ مگر بے خطر مجاہد کے عزائم میں کمزوری نہ آئی۔

معرکہ بالاکوٹ اور مجاہدین کی جانبازی

مجاہدین اسلام کی یہ جماعت کفر کی یلغاروں کا منہ توڑتی ہوئی خطرات میں، بجلیوں کی طرح کوندتی ہوئی صحابہ کرام کی بہادری اور جرأت کا نقشہ سجاتی ہوئی بالاکوٹ کے مقام پر پہنچتی ہے۔ یہاں تمام معرکوں سے زیادہ پر صعب گھاٹیاں ہیں۔ یہاں بھی دشمن کے مقابلے میں جولانی طبع کے جوہر دکھائے جا رہے ہیں۔ یہ رن بہت سخت ہے۔ آتش سیم و زر کے مقابلے میں آتش عشق کی جنگ ہوتی ہے۔ دشمن حیرت و استعجاب میں ہے کہ ان جانبازوں کا مقابلہ کیوں کر کیا جائے۔ بالآخر دشمن علاقہ کے چند ضمیر فروشوں کے سبب خندقوں اور مورچوں کے سراغ لگانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ مجاہدین اسلام توحید کا پرچم لہراتے ہوئے ایک بار پھر ہمتیں لڑاتے ہیں۔ اس وقت فلک عظیم جرأت کے مناظر دیکھ کر اپنی بے بسی میں گھائل ہو گیا ہوگا۔

سید احمد بریلویؒ کی شہادت

بس رن تیز پڑا ہوا ہے۔ ادھر نماز کا وقت آتا ہے۔ سید صاحب حسینؓ کا نقشہ پیش کرتے ہیں ادھر یزید کے ہمنوا سر تن سے جدا کر دیتے ہیں۔ عشق جیت جاتا ہے۔ مسلمان قوم کے ہمدرد لوگ اپنے مشن کی پختگی پر کامرانی کا پروانہ لیتے ہیں۔ یہ واقعہ مئی ۱۹۳۱ء کا ہے۔ یہیں سے ازل نے ان لوگوں کے منہ پر ایک چپت رسید کر دی ہے۔ جو شہید قوم پر انگریز کی حمایت میں سکھ دشمنی کا الزام دھرتے ہیں۔ انگریز کی حمایت مقصود ہوتی تو میدان بالاکوٹ کربلا کی یاد نہ دہراتا بلکہ وہ میر جعفر اور امی چند کی طرح ضمیر فروشی کے عوض لئے جانے والے رقبوں یا علاقوں کی فہرست میں سر فہرست ہوتا پھر انہی کے باقیماندہ لوگوں میں مولانا یحییٰ علیؒ، مولانا ولایت علیؒ انگریزوں کے خلاف بغاوت کے الزام میں کالا پانی یا جزیرہ انڈیمان میں بیس بیس سال کی جلاوطنی کی زندگی بسر نہ کرتے۔ سید صاحب کے صحبت یافتوں میں مولانا جعفر تھانیسریؒ ایسے بے مثل مجاہد نہ ہوتے۔

سید اسمٰعیل شہیدؒ کی قومی سیاسی خدمات

موت کے بے رحم ہاتھوں نے کیسے کیسے گوہر چھین لئے ہیں۔ کیا اس دور میں کوئی انسان سید اسمٰعیل شہیدؒ کی جرأت یا ان کے علم و تقویٰ کی مثال پیش کر سکتا ہے۔ سید احمد بریلوی کے اجلہ خلفاء میں سید اسمٰعیل شہید کا نام نامی اسم گرامی مرکزی حیثیت کا حامل ہے معرکہ بالاکوٹ میں آپ نے بے مثال کردار ادا کر کے صحابہ کرام کی یاد تازہ کر دی ہے۔ سید اسمٰعیل شہیدؒ نے علمی دنیا میں توحید و رسالت اور دوسرے اہم عنوانات پر سینکڑوں کتابیں لکھ کر آنے والی نسلوں پر ناقابل فراموش احسان کیا ہے۔ توحید کے موضوع پر ان کے عظیم مقالات کو آج کے چند ناسمجھ ملاؤں نے اپنی کم علمی اور بے مائیگی کے باعث مدار کفر گرداننا شروع کر دیا ہے۔ یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک انسان کی ایک ہی کتاب کی چند مغلق عبارات کو لیکر انہیں دائرہ اسلام سے خارج کرنے کی ناکام کوشش ہو رہی ہے اور حال یہ ہے کہ اس کی پوری زندگی اسلام کی عظمت، توحید و رسالت کی تبلیغ میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

۷ ستمبر عظیم اور تاریخی دن

ٹنڈو آدم ۸ ستمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ و مجلس عمل ٹنڈو آدم کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد عرفان قادری نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پاکستان کی پیشانی پر ستائیس سال سے جو بدنما داغ لگا ہوا تھا وہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ سے ختم ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ سات ستمبر پاکستان کی تاریخ کا اہم اور عظیم الشان دن ہے۔ اس دن مسلمان حدود شرعی میں جس قدر خوشیاں منائیں، خیرات کریں، شکرانے کے نفل پڑھیں کم ہیں قادری صاحب نے کہا۔ وزیر اعظم پاکستان سمیت قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ممبران کو مبارک ہو کہ انہوں نے اتفاق رائے سے ختم نبوت کے تحفظ میں اپنے ایمانی جذبے کا ثبوت دے کر ملک و ملت کو بحران سے بچا لیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ وزیر اعظم اسی ایمانی و مصالحتی جذبے سے ملک کے پورے آئین کو مکمل طور پر اسلامی ڈھانچے میں ڈھال کر آخری زندگی کے لئے خوشگوار ماحول پیدا کر لیں گے۔ انہوں نے حزب اختلاف کی تمام جماعتوں کو اس مضبوط اتحاد پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے پیر صاحب پگارو اور حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کو خراج تحسین پیش کیا۔ قادری صاحب نے وزیر اعظم سے اپیل کی کہ وہ اس سلسلے تمام قیدیوں غیر مشروط طور پر جلد از جلد رہا کریں۔

آہ! حاجی محمد ابراہیم لدھیانوی

جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس احرار اسلام کے حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس سے پڑھی جائے گی کہ امیر شریعتؒ کے ایک پرانے رفیق جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے نائب امیر حاجی محمد ابراہیم صاحب ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ علی الصبح جب وہ ناشتہ کے بعد دکان پر جانے کے لئے گھر سے باہر نکلے۔ اچانک دل کا دورہ پڑا اور تھوڑی دیر بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ حاجی صاحب مرحوم بہت ہی خصوصیات کے مالک تھے۔ لدھیانہ میں مجلس احرار سے متعلق رہے۔ سرگودھا میں آنے کے بعد احرار میں رہے۔ لیکن جب جمعیۃ علماء اسلام کی فعال قیادت سامنے آئی تو جمعیۃ میں شامل ہو گئے۔ اور آخر دم تک جمعیۃ کے نائب امیر رہے۔ دکان پر بیٹھ کر ہر کون کو کام پر لگائے رکھتے تھے۔ اکثر احباب یہ کہتے تھے کہ حاجی صاحب کی دکان جمعیۃ کا چھوٹا دفتر ہے۔ ہم حاجی صاحب کی وفات پر ان کے خاندان کے ساتھ برابر کے شریک غم ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

طالب علم رہنماؤں کو خراج تحسین

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو الہیار کے ناظم اعلیٰ مولوی محمد عیسیٰ خارانی اور خازن بدر الدین نے ایک مشترکہ بیان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود و دیگر اراکین قومی اسمبلی کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ اس فیصلہ کے بعد اور تین دیگر مطالبات بھی حل کئے جائیں۔ انہوں نے پنجاب کے نوجوانوں اور عوام کو بھی مبارکباد پیش کی جنہوں نے بیش بہا قربانیاں دے کر اس مسئلہ کو حل کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم جمعیۃ طلباء اسلام کے ان نوجوانوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے تحریک کو آگے بڑھا کر عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔

شاہدرہ میں جشن مسرت

یوم تشکر کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام شاہدرہ نے پاور ہاؤس کی مسجد میں ایک جلسہ عام، قرآن خوانی اور کھانا کھلانے کا اہتمام کیا۔ جس میں مولانا محمد شفیع غوری اور قاری عبدالغفور صاحب ڈیروی نے خطاب فرمایا۔ جامع مسجد رستم فیکٹری میں محفل قرأت منعقد ہوئی۔ جس میں بڑے بڑے قراء حضرات نے شمولیت فرمائی۔ صدارت مولانا اللہ داد صاحب نے کی۔ بعد میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

جامع مسجد جامعہ قاسمیہ نئی آبادی میں عشاء کے بعد جلسہ عام ہوا۔ جس میں قاری عبدالغفور صاحب ڈیروی اور مولانا محمد شفیع نے خطاب فرمایا اور جلسہ کا اختتام مولانا اللہ داد صاحب کے ارشادات پر ہوا اور بچوں میں کھانا تقسیم کیا گیا۔

جامع مسجد محمدیہ نئی آبادی جیا موسیٰ میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں مولانا نے خطاب فرمایا اور سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ صدارت حاجی محمد شفیع صاحب نے فرمائی۔

حلقہ دیبہ میں جمعیۃ کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے امیر حضرت مولانا محمد خان شیرانی نے حلقہ کلی دیبہ کوئٹہ میں مولانا عبدالغفور مستونگی مہتمم مدرسہ دار العلوم قاسمیہ، ارباب غلام علی روڈ دیبہ کوئٹہ کو کنوینر اور مولانا محمد سعدی مدرس دار العلوم القاسمیہ کو نائب کنوینر مقرر کیا ہے اور ہدایت کی ہے کہ جلد از جلد رکن سازی مکمل کر کے باقاعدہ انتخاب کرایا جائے۔ امیر محترم نے حلقہ کے دفتر کا بھی افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر حضرت مولانا سید محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ سندھ، حضرت مولانا عبدالغفور صاحب سرپرست جمعیۃ بلوچستان۔ حضرت مولانا عبدالشکور خطیب جامع مسجد کوئٹہ۔ مولانا قاری خیر اللہ ناظم دفتر صوبائی جمعیۃ بلوچستان اور دیگر علماء و کارکن موجود تھے۔

ارکان پارلیمنٹ کو مبارکباد

جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ کی طرف سے

چوک حضرت امام صاحب میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی خوشی میں غرباء میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ اس لنگر کا افتتاح جناب اسلم قریشی نے کیا۔ جامع مسجد کمہاراں میں مولانا محمد اسماعیل قاسمی نے مٹھائی تقسیم کی۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کے امیر مولانا مفتی بشیر احمد پسروری۔ مولانا فیروز خان۔ مولانا محمد اسمٰعیل قاسمی۔ پیر بشیر احمد نے مشترکہ بیان میں مرکزی مجلس عمل کے قائدین مولانا محمد یوسف صاحب بنوری۔ مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا شاہ احمد نورانی۔ پروفیسر غفور احمد۔ چوہدری ظہور الٰہی اور ممبران پارلیمنٹ کو مبارکباد دی ہے اور کہا ہے کہ پاکستان اب صحیح طور پر کافروں سے نجات حاصل کر چکا ہے۔

۸ ستمبر کو جمعیۃ طلباء اسلام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر جناب ذوالفقار علی بھٹو، قائدین مجلس عمل و ممبران پارلیمنٹ کو مبارکباد دی۔

دعائے صحت کی درخواست

مولانا عبدالصمد صاحب فاضل دیوبند امیر جمعیۃ علماء اسلام شولگرہ تر ناب چینہ تحصیل چارسدہ بہت دنوں سے بیمار ہیں۔ قارئین کرام موصوف کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازیں۔

بقیہ — معرکہ بالاکوٹ

گذری، آخر مسلمانوں کی آزادی کی خاطر جان جاناں کے سپرد کردی۔

ایک عجیب واقعہ

سید اسمٰعیل شہید رح کی شہادت کے وقت ایک عجیب واقعہ یوں پیش آیا کہ ایک دشمن فوجی نے میدان جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ بس شاہ صاحب نے عشق نبوی میں جھٹ سے کہا۔ خدا کی قسم میں اس وقت تک نہیں مروں گا۔ جب تک تجھے قتل نہ کردوں۔ یہ کلام ابھی ہو ہی رہی تھی کہ ایک دشمن کی تلوار سے شاہ صاحب کی گردن کٹ گئی۔ اللہ کی طرف سے اب سید شہید کی قسم کو یوں پورا کیا گیا کہ اسی حالت میں شاہ صاحب تلوار لیکر گستاخ رسول کی طرف بھاگتے ہیں۔ آخر شاہ صاحب کی تلوار دشمن رسول کا کام تمام کردیتی ہے۔ اور پھر نواسہ رسول بھی دوبارہ گرجاتا ہے ؎

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

چوک یادگار ختم نبوت

یوم تشکر کے سلسلہ میں منڈی چوہڑکانہ کے تمام مسلم فرقوں کے عظیم اجتماع میں یہ قرار دادیں منظور کی گئیں:۔ یہ اجلاس مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے ختم نبوت کے خلاف ہر قسم کی تبلیغ قابل سزا جرم قرار دینے اور مجلس عمل کے دیگر فیصلے مسلمانوں کے جذبات کے مطابق کرنے پر وفاقی حکومت، ممبران قومی اسمبلی۔ ممبران سینٹ اور رہبر کمیٹی، علماء کرام، طلباء، بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور تمام ان لوگوں کو اپنی دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ جنہوں نے تحفظ ناموس رسالت کی خاطر جدوجہد کی۔ نیز انتظامیہ کے ان افسران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے اعتدال کا دامن تھامے رکھا۔ اور ان لوگوں کی مذمت کرتا ہے۔ جنہوں نے اس پاک تحریک کی مخالفت کی یا حصہ لینے سے گریز کیا۔

۲۔ ہم ان شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے ۵۳ء میں ناموس رسول کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ یا جو اس جدوجہد میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ یا جو اس ۷۴ء کی تحریک میں شہید ہوئے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند تر فرمائے۔ آمین۔

۳۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام اسیران تحریک ختم نبوت کو غیر مشروط علی الفور حسب وعدہ رہا کیا جائے۔

۴۔ مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع طے کرتا ہے کہ اس چوک کا نام "چوک یادگار ختم نبوت" رکھا جائے۔ اور یہاں چوہڑکانہ مسلم کمیٹی مجلس عمل کے مشورے سے یادگار تعمیر کرے۔

محمد الطاف آزاد کی گمشدگی

جمعیۃ طلباء اسلام جموں وکشمیر کے سیکرٹری مالیات جناب محمد الطاف خاں آزاد جو ۱۸ اگست کو لاہور کے دورہ پر گئے تھے لاپتہ ہوگئے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ محمد الطاف خاں آزاد جماعتی سلسلہ میں لاہور اور گوجرانوالہ کے دورہ پر گئے تھے۔ جہاں کہ چوہدری ضیاء الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام اور دیگر حضرات سے ملاقات کرنی تھی۔ مگر آج تک ان کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ جس کی وجہ سے جمعیۃ کے کارکن سخت پریشان ہیں۔ جمعیۃ طلباء اسلام جموں وکشمیر کے ایک ہنگامی اجلاس میں ان کے لاپتہ ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اگر کسی صاحب کو پتہ ہو تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

مرکزی دفتر جمعیۃ علماء آزاد جموں وکشمیر ریلوے روڈ راولپنڈی صدر

اعلان داخلہ

طالبین علوم دینیہ وشائقین فنون عقلیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مدرسہ عربیہ اشرف العلوم شجاع آباد میں چار ماہر تجربہ کار اساتذہ کے علاوہ شوال ۱۳۹۴ھ سے ایک مشہور ومعروف مدرس کامل معلم جامع المعقول والمنقول حضرت العلامہ مولانا عبدالعزیز صاحب سابق صدر مدرس مدرسہ عربیہ شمس العلوم بستی مولویاں ضلع رحیم یار خاں کی خدمات حاصل کرلی گئی ہیں لہذا شائقین حضرات پندرہ شوال تک اشرف العلوم میں داخلہ لے لیں۔ جس میں ابتداء سے لیکر انتہا تک تمام درجات کا انتظام ہے۔

منجانب:۔ ناظم مدرسہ اشرف العلوم حبیب آباد شجاع آباد ضلع ملتان زیر اہتمام زبدۃ العارفین حضرت الشیخ مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی زید مجدہٗ

جامعہ حمیدیہ کا عزم نو

جامعہ حمیدیہ عرصہ دس سال سے عصری تقاضوں کے تحت تعلیمی میدان میں نہایت جانفشانی سے کام کر رہا ہے۔ اب الحمدللہ انجمن جامعہ حمیدیہ نے محض مذہبی تعلیم کے تحفظ کی خاطر خالصتاً دینی طرز پر ایک نئے شعبہ یعنی درس نظامی کا اجرا کیا ہے تعلیم وتعلم کا طرز وطریق جدید سائنٹیفک اصول کے تحت رکھا گیا ہے۔ جس میں عربی کو مرکزی مقام حاصل ہوگا۔ طلباء کو تعلیم میں یکسوئی اختیار کرنے کے لئے معقول وظائف رکھے گئے ہیں جو کہ چالیس روپے سے لیکر پینتالیس روپے تک ہوں گے

شرائط داخلہ

میٹرک یا مڈل تک تعلیم یا حافظ قرآن ہو۔ عمر پندرہ سال تک۔ پہلے اگر کسی مدرسہ میں داخل رہ چکا ہو تو وہاں سے تعلیمی اور کیرکٹر سرٹیفکیٹ کا ساتھ ہونا ضروری ہے داخلہ محدود ہوگا۔

داخلہ کی درخواستیں ۱۰ شوال تک پہنچ جانی چاہئیں

حافظ محمد طیب مہتمم جامعہ حمیدیہ سرائے مغل لاہور

اپیل

مدرسہ تعلیم الاسلام چوبارہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ایک دینی تعلیمی ادارہ ہے۔ اس میں تجوید وقرأت کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم کا انتظام ہے۔ ۱۰ شوال کو باقاعدہ کلاس شروع ہوجائے گی۔ تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ مدرسہ کی بھرپور امداد کریں۔

رقم ارسال کرنے کا پتہ:۔ جنرل سیکرٹری انجمن تعلیم الاسلام چوبارہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ معرفت جناب راشد محمود دکاندار کپڑا فروش

مدرسہ قاسم العلوم باغ ضلع پونچھ کے بارے میں مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود کی

رائے گرامی

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ امابعد آج بتاریخ ۲۶ مئی ۷۴ء مطابق ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ بیوم یک شنبہ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ آزاد کشمیر حاضر ہوا۔ مدرسہ ماشاء اللہ علمی خدمات بوجہ احسن سرانجام دے رہا ہے یہ مدارس آج کے ظلمت دور میں روشنی کا مینار اور دین کی حفاظت کے قلعے ہیں۔ حضرت مولانا امیر الزمان صاحب مدرسہ کے مہتمم اور مدرس ہیں۔ دوسرے مدرسین آپ کی زیر نگرانی اپنے فرائض کی تکمیل میں مشغول ہیں۔ آزاد کشمیر کی پہاڑیوں میں دور دراز دور افتادہ پسماندہ علاقہ میں یہ علمی خدمت قابل قدر ہے۔ مولانا امیر الزمان صاحب نے مدرسہ کی کتب کی ضرورت اور عمارت کے ناکافی ہونے کی شکایت فرمائی ہے۔ میں اللہ کی بارگاہ میں دعاگو ہوں کہ وہ غیب سے مدرسہ کی خاص نصرت فرما کر کارکنان کی للہیت اور خلوص میں بیش از بیش اضافہ فرمائے اور اہل خیر سے کہنا چاہتا ہوں کہ ان کی پاک کمائی یہاں صرف ہوکر صحیح مصرف پر لگ کر دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنے گی۔ واللہ موفق والمعین — محمود عفاء اللہ عنہ خادم قاسم العلوم ملتان ناظم عمومی وفاق المدارس ورکن قومی اسمبلی پاکستان ناظم اعلیٰ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

پتہ ترسیل زر:۔ مولانا امیر الزمان ناظم مدرسہ قاسم العلوم

قاری محمد انور معاون مدرسہ قاسم العلوم

تحریک ختم نبوت کی طرح اسلامی انقلاب کیلئے بھی جدوجہد کی جائیگی

جمعیۃ طلباء اسلام شاہ ولی اللہ اور مولانا سندھی کے مشن کی امین ہے

شیرانوالہ گیٹ لاہور میں عظیم الشان جلسہ عام سے خان عبدالولی خان کا خطاب

لاہور۔ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ میں گذشتہ شب یوم تشکر کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ نے فرمائی۔ جلسہ عام میں قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد اور نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان اور جمعیۃ طلباء اسلام کے قائدین جناب محمد اسلوب قریشی۔ جاوید پراچہ، عبدالمتین چوہدری، حافظ محمد طاہر، رانا شمشاد علی، رانا انوارالحق و اقبال ندیم نے خطاب کیا۔

خان عبدالولی خان نے تحریک آزادی میں علماء حق کے کردار کا ذکر کرتے شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ۔ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ۔ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ اور دیگر قائدین کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام کے نوجوان اپنے عظیم اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی سربلندی اور جمہوریت کی بحالی کے لئے جو خدمات سرانجام دے رہے ہیں وہ لائق تحسین ہیں۔ اور یہی وہ نوجوان جو شاہ ولی اللہ اور مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے مشن کے وارث ہیں۔

جناب عبدالولی خان نے کہا کہ پاکستان کے خلاف آج بھی سازشیں ہو رہی ہیں۔ لیکن ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اب پاکستان کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی اور پاکستان کے خلاف بڑھنے والا ہاتھ توڑ دیں گے۔

آپ نے کہا کہ سندھ میں آج سندھو دیش کی تحریک حکومت کی سرپرستی میں چل رہی ہے۔ اس کے متعلق لٹریچر چھپ کر وسیع پیمانے پر تقسیم ہو رہا ہے اور خود بھٹو حکومت اس تحریک کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ لیکن علیحدگی کی اس تحریک پر پردہ ڈالنے کے لئے ہمارے خلاف علیحدگی پسندی کے جھوٹے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔

خان عبدالولی خان نے تحریک ختم نبوت کے کارکنوں کو عظیم کامیابی پر خراج تحسین و ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ اب اسی طرح اسلامی انقلاب کے لئے بھی جدوجہد ہونی چاہیئے اور اسلام اور جمہوریت کے نفاذ کے لئے میری تمامتر خدمات حاضر ہیں۔ ہم نے اس سلسلہ میں مولانا مفتی محمود کو اپنا امام اور مفتی اعظم تسلیم کر لیا ہے۔ اسی لئے اسلامی انقلاب کی خاطر وہ جو قدم بھی اٹھائیں گے۔ ہم ان کے ساتھ ہوں گے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کے سربراہ جناب محمد اسلوب قریشی نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور جمہوری اقدار کی سربلندی کے لئے علماء حق کی قیادت میں جمعیۃ طلباء اسلام کی جدوجہد جاری رہے گی۔ اس سے قبل جمعیۃ طلباء اسلام نے عصر کی نماز کے بعد اسیران ختم نبوت کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جس میں تحریک ختم نبوت کے دوران گرفتار ہونے والے علماء و طلباء کے علاوہ ممتاز مذہبی و سیاسی راہ نماؤں نے شرکت کی۔

عظیم مقصد میں کامیابی

یوم تحفظ ختم نبوت کے موقعہ پر شہر لورالائی میں غازی ارسلا خاں پارک میں مجلس عمل ضلع لورالائی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جمعیۃ طلباء اسلام سنجاوی کے صدر جناب شیر جان نے تقریر کرتے ہوئے شہدائے ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کیا اور رہنمایان مجلس عمل کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا۔ کہ پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ بڑی قربانی اور محنت کے بعد آج ہم ایک عظیم مقصد میں کامیاب ہوئے۔

جلسہ سے صدر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا غلام حیدر نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے رئیس شہداء ختم نبوت حضرت مولانا شمس الدین مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مرحوم شہید کا خون رنگ لایا ہے۔ آج مرزائیوں کو اقلیت قرار دے دیا گیا ہے۔ مولوی فتح خاں اور جناب جہان خاں جعفری نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

دارالعلوم جامعہ اشرفیہ کا سالانہ عظیم الشان جلسہ

دستاربندی

جملہ مسلمانان بالعموم اور سرپرستان جامعہ اشرفیہ بالخصوص یہ مژدۂ جانفزا سنکر یقیناً مسرت محسوس کرینگے کہ جامعہ اشرفیہ پشاور کے ۲۵۰ فضلاء کی دستاربندی کے سلسلے میں مورخہ ۱۶، ۱۷ شوال ۱۳۹۴ھ مطابق یکم، ۲ نومبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ و ہفتہ کو جامعہ میں عظیم الشان جلسہ دستاربندی ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے ممتاز علماء کرام اور زعماء حضرات کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف بنوری صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب ایم این اے مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن صاحب دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی۔ حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری ملتان۔ حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب لائلپور۔ مولانا عبدالقادر آزاد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور۔ مولانا سید بادشاہ گل صاحب جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔ مولانا سید ایوب جان صاحب بنوری مہتمم دارالعلوم سرحد پشاور۔ سید عطاء المنعم شاہ صاحب صدر مجلس احرار اسلام پاکستان اور دیگر ممتاز علماء کرام پشاور شہر کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنی کثیر تعداد میں طلباء کی دستاربندی ہوگی جس کے لئے یقیناً سرپرستان وکارکنان جامعہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جامعہ کی روزافزوں ترقی اللہ تبارک و تعالیٰ کی مہربانی اور سرپرستان جامعہ کی سرپرستی کا نتیجہ ہے (والحمد للہ علیٰ ذالک کثیراً کثیرا) جملہ سرپرستان علوم نبویہؐ سے گذارش ہے کہ وہ جامعہ کے مختلف شعبہ جات کی توسیع و اشاعت کے لئے اپنی زکوٰۃ خیرات اور صدقات سے سرپرستی فرما کر اس مادر علمی کی خدمت دین کا بھرپور موقعہ فراہم کریں۔ جامعہ کے فضلاء حضرات جن کی دستاربندی ہونیوالی ہے وہ فوراً اپنے موجودہ پتوں سے دفتر جامعہ کو مطلع فرمائیں تاکہ تفصیلی پروگرام سے ان کو آگاہ کیا جائے (نوٹ) یہ جلسہ جامعہ کی نئی تعمیر

مولانا محمد یوسف قریشی مہتمم دارالعلوم جامعہ اشرفیہ عیدگاہ روڈ / شاخ جامع مسجد مہابت خاں پشاور فون نمبر ۳۶۳۹

کاروانِ جمعیۃ منزل بہ منزل

تحریک ختم نبوت کے کارکنوں کے اعزاز میں جمعیۃ کا استقبالیہ

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ نے تحریک ختم نبوت کی شاندار کامیابی کی خوشی میں ضلع گوجرانوالہ میں مجلس عمل کے عہدہ داروں اور کارکنوں کے اعزاز میں مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جس کی صدارت جمعیۃ کے ضلعی امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں نے کی۔ اس تقریب میں مولانا عبدالعزیز چشتی، مولانا محمد اکرم ہزاروی۔ مولانا خالد حسن مجددی جمعیۃ علماء پاکستان، مولانا عبدالرحمٰن ڈکٹیٹر، جناب محمد یوسف احرار جمعیۃ اہلحدیث، مولانا احمد سعید علامہ محمد احمد، علامہ محمد یوسف عثمانی، مولانا زاہد الراشدی مولانا حکیم نذیر احمد شاہ ہنڈہ، مولانا محمد الطاف، مولانا محمد اقبال نعمانی۔ مولانا محمد یوسف رحمانی۔ حکیم حسین احمد سوز جمعیۃ علماء اسلام، ظہیر ببر، قاری عبدالقدوس محمد فاروق جمعیۃ طلباء اسلام، صوفی محمد کریم خاکسار شیخ محمد انور جماعت اسلامی اور مولانا ضیاء الدین آزاد تحفظ ختم نبوت کے علاوہ ضلع بھر سے مختلف جماعتوں سے تعلق رکھنے والے تقریباً .. سو کارکنوں نے شرکت کی مقررین نے تحریک کی کامیابی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے اتحاد کو قائم رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ تقریب کے اختتام پر چائے اور مٹھائی سے حاضرین کی تواضع کی گئی

قادیانیوں کے بارے میں اسمبلی کا فیصلہ ملتِ اسلامیہ کی فتح ہے

پاکستان اور افغانستان کے مابین کشیدگی میں قادیانی گروہ کا دخل ہے

ابن قاسم باغ ملتان میں یوم تشکر کے جلسۂ عام سے قائد جمعیۃ کا خطاب

ملتان۔ قائد کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود نے گذشتہ رات ابن قاسم باغ ملتان میں یوم تشکر کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے قادیانی مسئلہ کے حل ہونے پر پوری قوم کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ یہ عظیم کامیابی ملت اسلامیہ کی فتح ہے اور اس کا سہرا کسی گروہ یا فرد کے سر پر نہیں ــــ مفتی صاحب نے کہا۔ قادیانیوں نے پاکستان کی کلیدی آسامیوں پر فائز ہو کر ملک و قوم کی خدمت کرنے کی بجائے اپنے مذہب کا پرچار کیا اور ملک و قوم کی خدمت کرنے کی بجائے اپنے مذہب کا پرچار کیا اور ملک و قوم کے خلاف سازشیں کیں۔

آپ نے کہا کہ افغانستان کے ساتھ پاکستان کے تعلقات میں کشیدگی کی وجہ بھی یہ ہے کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے افغانستان کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی کوشش نہیں کی اور دو مسلم پڑوسی ممالک کے درمیان غلط فہمیوں کو جنم دیا۔

جلسہ عام میں منظور کردہ قراردادوں کے ذریعہ قومی اسمبلی اور سینٹ کے ارکان کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اور دفعہ ۱۴۴ کے [illegible] اور تحریک ختم نبوت کے تمام اسیروں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

حضرت شیخ التفسیر قدس سرہٗ کے برادر اصغر انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

جنگ کراچی (۱۱/۷/۹) کے مطابق شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ کے حقیقی برادر اصغر اور مولانا عبیداللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے عم مکرم مولانا عزیز احمد کراچی میں انتقال فرما گئے۔

مرحوم حضرت امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خاص عقیدت مندوں میں شمار ہوتے تھے اور انہوں نے مولانا سندھی کی ۲۵ سالہ جلاوطنی میں ان کے ساتھ زندگی گذاری۔

آزادی کی نعمت کے حصول کے سلسلہ میں جن ان گنت کارکنوں نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ قربان کر دیا۔ مرحوم بھی انہی میں شامل تھے۔ لیکن یہ ناقدریٔ عالم کا کرشمہ ہے کہ آج ان کی زندگی کے شب و روز سے نئی نسل بالکل ناواقف ہے۔ اے کاش کوئی اہل رشید اس موضوع پر تفصیلی مواد مرتب کر کے نسل نو کو اپنے اسلاف کے کارناموں سے آگاہ کرے۔

ادارہ ترجمانِ اسلام حضرت امیر صوبہ دامت برکاتہم سمیت مرحوم کے تمام متعلقین و اعزہ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ (ادارہ)

علماء کا مثالی اتحاد قائم رہنا چاہیئے

لائلپور۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر لائلپور اور حلقہ غلام محمد آباد کے تمام راہنماؤں اور کارکنوں نے ایک مشترکہ بیان میں پارلیمنٹ کے اس فیصلہ پر مسرت کا اظہار کیا ہے جس کے نتیجہ میں مرزائی جماعت کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا ہے۔ بیان میں پارلیمنٹ کے ممبروں کو مبارکباد دی گئی کہ انہوں نے اپنی ملی و دینی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے صحیح فیصلہ تک پہنچنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اس کے ساتھ ہی مجلس عمل کی زیرک اور بیدار مغز قیادت کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جنہوں نے تین ماہ سے زائد عرصہ اس تحریک کو پرامن طریق سے جاری رکھا بالآخر کفر کو بھگا دیا۔

نیز ملکی عوام کا ہر طبقہ ہمارے دلی شکریہ کا مستحق ہے۔ جنہوں نے اپنے دائرہ میں رہ کر مجلس عمل کی راہنمائی میں اپنی مساعی کو جاری رکھا۔

بیان کے آخر میں اس مثالی اتحاد کو قائم رکھنے پر زور دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں یہ کامیابی حاصل ہوئی۔

مجلس عمل کو مبارکباد

انجمن تعلیم الاسلام چوبارہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام جناب چوہدری رحمت اللہ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مقصود احمد راشد محمود، محمد عارف نے خطاب کیا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی شاندار کامیابی پر انہوں نے قومی اسمبلی کے ممبران اور قائدین مجلس عمل کو خراج تحسین پیش کیا اور جناب وزیر اعظم بھٹو کو مبارکباد دی کہ ۹۰ سالہ پرانا قادیانیوں کا مسئلہ جناب بھٹو کی قیادت میں حل ہوا

طلباء کی سرگرمیاں

عوام کے عظیم اتحاد نے حکومت کو صحیح فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ محمد اسلوب قریشی

نوجوانوں نے تحریک ختم نبوت میں قربانی دے کر علماء حق کے دل جیت لئے۔ مولانا سعید احمد رائپوری

جھوٹی نبوت کے استیصال پر پوری قوم مبارکباد کی مستحق ہے۔ رانا شمشاد

اسلامی انقلاب برپا ہونے تک علماء حق کی راہنمائی میں ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ سید مطلوب علی زیدی

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا سعید احمد رائے پوری نے مسئلہ مرزائیت کا فیصلہ ہونے کے تاریخی موقعہ پر ایک بیان میں مسلم نوجوان طلباء اور خصوصاً اراکین جمعیۃ طلباء اسلام کو شبانہ روز تحریک میں حصہ لیکر اسے کامیاب بنانے پر خراج تحسین پیش کیا ہے۔ انہوں نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا کہ وہ نوجوان طلباء جن کی مغرب پرستی سے علماء حق اور ملت کا حساس فکرمند طبقہ مایوس ہو کر یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ اب یہ نوجوان مستقبل میں پاکستان اور اسلام سے قطعاً ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ آج ان طلباء نے مجلس عمل اور علماء حق کی قیادت میں تحریک تحفظ ختم نبوت میں قربانیاں دیکر علماء حق اور پوری ملت اسلامیہ کے دل جیت لئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ انگریز بدبخت نے ملت کے نوجوانوں کو علماء سے دور رکھنے کے لئے نفرت کی جو آگ جلائی تھی۔ آج نوجوان طلباء نے مولانا محمد یوسف بنوری اور مفتی محمود کی قیادت میں انگریز کے خودکاشتہ پودے کو اسی آگ سے جلا کر علماء حق سے صلح کر لی ہے۔ علماء حق اور نوجوانوں کے اس حسین امتزاج نے پاکستان میں اسلامی انقلاب اور وطن عزیز کی بقاء و استحکام کی امید پھر تازہ کر دی ہے۔ اسی مقصد کی خاطر دینی مدارس اور کالجوں، یونیورسٹیوں اور سکولوں کے طلباء کو ملا کر جمعیۃ طلباء اسلام قائم ہوئی تھی۔ چنانچہ جمعیۃ طلباء اسلام کے مقصد قیام کا پہلا مرحلہ کامیابی سے طے ہو گیا ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر جناب محمد اسلوب قریشی نے مولانا محمد یوسف بنوری قائد جمعیۃ مفتی محمود دیگر اکابرین مجلس عمل پاکستان کے علماء، طلباء اور عوام کے بے مثال اتحاد اور عظیم فتح پر انہیں مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج پاکستان کا مقام دراصل اسلامی مملکت کی حیثیت سے صحیح طور پر بلند ہو گیا ہے۔

میاں محمد عارف نے کہا کہ اب قادیانی بیرونی ممالک جا کر اپنی مذموم سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکیں گے اور ہمارے دوسرے مسلم ممالک اب ہمیں جھوٹی نبوت کی حفاظت اور آستین میں سانپ پالنے کے طعنے نہیں دے سکیں گے اور پاکستان میں مرزائیت کی شکست دراصل سامراج کی شکست ہے۔

جناب عبدالمتین چوہدری نے بتایا کہ جب ہم نے ۲۶ راگست کو ایک وفد کی صورت میں اراکین پارلیمنٹ سے ملاقات کی۔ اسی دوران یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اگر روایتی "چھرا" نہ پھیرا گیا تو پارلیمنٹ امت کاذبہ کے کفر کا بل ہر صورت پاس کر دے گی۔ انہوں نے ارکان اسمبلی اور سینیٹ کو متفقہ طور پر مذکورہ بل پیش کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ رانا شمشاد نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ جونہی مسئلہ مرزائیت پر آخری ضرب کاری کا مرحلہ آیا تو واپڈا ہاؤس میں بم پھٹا اور مسئلہ حل ہوتے ہی لاہور میں مزید دھماکے شروع ہو گئے۔ انہوں نے خارشہ ظاہر کیا کہ کہیں یہ خوفناک دھماکے دم توڑتے ہوئے فتنہ مرزائیت کی آخری ہچکی تو نہیں؟

انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ اس کا سختی سے نوٹس لے۔ ملکی فضا کا حالیہ تکدر دور کرنے کے لئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ اسیران ختم نبوت کو فوراً رہا کر کے دائر شدہ مقدمات واپس لے۔ انہوں

(باقی صفحہ پر)

فاتح مرزائیت مفتی اعظم قائد جمعیۃ مفکر اسلام امام انقلاب ناخدائے پاکستان مفتی محمود کے نام

نفیس شامی

بحرِ ظلمات کے طوفاں سے گھر ہو کے اٹھا — تو سیاست کے اندھیروں میں قمر ہو کے اٹھا
کشتیٔ ملک سنبھالی تو سنبھالی تو نے — آمریت کیلئے برق و شرر ہو کے اٹھا
تیری آواز سے گونجی ہے انا الحق کی صدا — وقت کے ساز پہ تو دردِ جگر ہو کے اٹھا
تیرا تقویٰ تیری بے خوف قیادت کی قسم — گلشنِ دینِ محمدؐ کا ثمر ہو کے اٹھا
تیری للکار سے پھر کانپ اٹھے لات و ہبل — ظلمتِ کفر میں تو حق کی سحر ہو کے اٹھا
وقت اٹھیگا ترے بخت کا پرچم لیکر — تیرا ہر عزم محمدؐ کی نذر ہو کے اٹھا
کل کا سورج تیری عظمت کی نشانی ہوگا — ایسے عنوان کی تو آج خبر ہو کے اٹھا

سرکشی جس کے تصور سے لرزتی ہے نفیس
"بیکسی" آئی نظر، دیدۂ تر ہو کے اٹھا

مجلس عمل کے راہنماؤں کے اعزاز میں استقبالیہ

جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر ضلع گوجرانوالہ نے مسجد صدیقیہ کیمپ ۱۴۶ گوجرانوالہ میں مجلس عمل کے راہنماؤں کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔ اس موقع پر مولانا حکیم عبدالرحمٰن ڈکٹیٹر، مولانا زاہد الراشدی، علامہ محمد احمد لدھیانوی، مولانا محمد اکرم ہزاروی، مولانا قاری مقبول حسین اور پیپلز پارٹی کے مقامی چیئرمین نے خطاب کیا۔

مقررین نے قادیانی مسئلہ کے حل پر اظہار مسرت کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے بھی اسی جذبہ اور جوش و خروش کے ساتھ جدوجہد کی جائے۔

رحیم یار خاں میں جشن مسرت

رحیم یار خاں۔ گذشتہ روز مورخہ ۷/۹/۷۴ کو جب ریڈیو پر یہ اعلان ہوا کہ مرزائیوں کے دونوں گروپوں لاہوریوں اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا گیا ہے۔ اب ان دونوں گروپوں کو غیر مسلموں کے خانہ میں لکھا جائے گا۔ اور ان کی تبلیغ کو قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے تو شہر ختم نبوت زندہ باد، مفتی اعظم مفتی محمود زندہ باد، قومی اسمبلی کے ممبران زندہ باد، پاکستان کے مسلمانوں کا اتحاد زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ پورے شہر بلکہ پورے ضلع میں عوام نے آپس میں خوشی سے معانقے کئے۔ ایک دوسرے کو مبارکباد کے پیغام دیئے۔

ادھر مسجد میں مولانا غلام ربانی صدر مجلس عمل ضلع رحیم یار خاں کے ہاں انسانوں کا ہجوم ہو گیا اور ٹیلیفون پر مبارکبادی کا تانتا بندھ گیا۔ پورے شہر میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ عورتوں بچوں اور بڑوں میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔ بازاروں میں دیگیں پکوا کر کھانا تقسیم کیا گیا۔ لوہا مارکیٹ میں ڈیڑھ من کے قریب مٹھائی تقسیم کی گئی۔

ملکی مسجد میں بھی قرآن خوانی کی گئی۔ جو شہداء ختم نبوت کے روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔ اور دیگیں پکا کر کھانا تقسیم کیا گیا۔

سو سالہ دور میں مسلمانوں کی عظیم فتح

(تحریر:۔ محمد عثمان الوری کراچی)

ہندو پاکستان میں فرنگی دور میں جو تحریکیں اور سازشیں حکومت برطانیہ کے اشارے اور طاقت پر پروان چڑھیں وہ نہ صرف سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کے لئے نقصان دہ تھیں بلکہ دین میں انحراف اور ارتداد کے لئے بھی مسلمانوں کے ذہنوں کو شکوک پیدا کرنے اور مسلمانوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے تیار کی گئی تھیں۔ ان تحریکوں نے نہ صرف ایشیا بلکہ دوسرے خطوں میں بھی اسلام کے نام سے جدید دین اور نئے نبی کے نام پر جاسوسی کا بدترین سلسلہ کھڑا کر رکھا تھا۔ علماء حق شروع سے ہی ان کے ناپاک عزائم سے واقف ہو چکے تھے۔ لیکن فرنگی حکمرانوں کی پشت پناہی کی وجہ سے انہیں سیاسی شکست دیتے ہیں کچھ عارضی دشواریاں پیش آ رہی تھیں۔ علماء اسلام کے ہر مکتبۂ فکر نے قادیانی امت کا تعاقب اور محاسبہ اپنا دینی فریضہ خلوص نیت سے انجام دیا۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان میں ۲۷ سالہ دور میں قادیانی امت نے ملت اسلامیہ کو ہر موقع پر چھرا گھونپا۔ بلکہ اس ملک کی وحدت و سالمیت کو تباہ کر کے رکھ دیا اور ایک عظیم اسلامی ملک کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ حال ہی میں مسلم طلبہ پر حملہ کر کے انہوں نے ایک بھیانک ڈرامہ کھیلنے کی کوشش کی۔ مگر مسلمانوں کی بیداری اور جرأت اور اتحاد کی ایک ہی ٹھوکر نے پارہ پارہ کر دیا۔ اور آخر میں اسے شکست فاش دیکر اسلام کا بدترین دشمن ثابت کر دیا۔ مسلمانوں کو الگ ایک اقلیت ہی نہیں۔ اچھوت سے بھی کم تر قرار دیا ہے ہم اس سلسلے میں قومی اسمبلی اور سینٹ کے جملہ ارکان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے متفقہ طور پر انہیں اقلیت قرار دے کر ملت اسلامیہ کی ترجمانی کی ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نوجوان مسلم طلباء علماء اور ان کے کارکنوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جن کے جوش عمل سے یہ مسئلہ بہتر طریقہ پر حل ہوا اور بائیکاٹ کروانے تاجران اور عوام کو مبارکباد دیتے ہیں۔ جن کے عزم و استقلال سے فتنۂ مرزائیت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ یہ فیصلہ اللہ کی نصرت، نبی برحق کی عظمت، اتحاد مسلم کی برکت اور عوام کی ہمت کا رہین منت ہے۔

بقیہ ۔۔۔ طلباء کی سرگرمیاں

نے طلباء اور عوام سے اپیل کی کہ جمعہ کے روز بھرپور طریقہ سے یوم تشکر منایا جائے۔

سید مطلوب علی زیدی نے کارکنوں سے اپیل کی کہ اسلامی انقلاب کی خاطر تنظیم کو مضبوط بنائیں۔ زیدی صاحب نے کہا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے تاریخی کارنامے کا سہرا بھٹو صاحب یا ان کی حکومت کے سر نہیں بلکہ مجلس عمل کے قائدین اور پوری قوم کے سر ہے۔

اعلان

تمام اضلاع کے سربراہ فوری طور پر اپنی ذیلی شاخوں کا دورہ کر کے جلسوں کے ذریعہ عوام کو مبارکباد دیں اور تنظیم کو مضبوط بنانے کے لئے جدوجہد تیز کر دیں۔

اے۔ سی مری کا اشتعال انگیز رویہ

جمعیۃ علماء اسلام مری ضلع راولپنڈی کے ناظم اعلیٰ جناب قاری محمد ایوب نے ایک بیان میں اسسٹنٹ کمشنر مری پر الزام لگایا ہے کہ وہ علماء حق کے خلاف جانبدارانہ رویہ اختیار کر کے علاقہ کی پرامن فضا کو مکدر کرنا چاہتے ہیں۔

قاری محمد ایوب نے بتایا ہے کہ اے۔ سی مری نے تحریک ختم نبوت کے اسیروں پر زیادتی کی۔

• جامع مسجد کشمیری بازار کے معاملات میں مداخلت کر کے انہوں نے وہاں کے خطیب کو تبدیل کیا۔ جس سے فرقہ وارانہ جذبات کو ہوا ملی۔ اب بھی اس مسجد میں جمعہ پولیس کی نگرانی میں پڑھایا جاتا ہے۔

• وہ جامع مسجد ختم نبوت کی تعمیر میں مسلسل رکاوٹ کا سبب بنے ہوئے ہیں • جمعیۃ علماء اسلام مری کے امیر قاری اسد اللہ پر بے جا مقدمہ دائر کر کے انہیں حراست میں لے لیا • جامعہ مسجد حنفیہ شرقیہ میں اے سی کے ایماء پر پولیس نے چھاپہ مارا اور الماری توڑنے کے بعد لاؤڈ سپیکر کا سامان اٹھا کر لے گئے۔

قاری محمد ایوب نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ اے۔ سی مری کے اشتعال انگیز جانبدارانہ رویہ کی تحقیقات کرائی جائے اور ان کے صادر کردہ احکامات کو منسوخ کر کے انہیں فی الفور مری سے تبدیل کیا جائے۔



اسلام میں عصبیت کا تصوّر

از مولانا محمد طیب
ھاروی
مہتمم جامعہ حمیدیہ
سرائے مغل

آج ملک میں عصبیت کی تردید و تنقیص بڑی شدومد سے جاری ہے لیکن عصبیت کیا ہے اس کے قبح و حسن کے مواقع کیا ہیں۔ اور مذہب و نظریہ اس کے بارہ میں کیا تصوّر رکھتا ہے۔ اسے معلوم کرنے کی کبھی بھی ضرورت محسوس نہیں کی بس ایک غلط پراپیگنڈہ کا طوفانی ریلا ہے۔ جس میں اساغر و اکابر سبھی بہے جا رہے ہیں۔ نہ یمین و شمال کی خبر ہے نہ اس کے نتائج کیطرف نظر ہے کہ مستقبل میں ملک کو کیا کیا خطرات کا سامنا ہوگا۔ اور نہ ہی ماضی کی وہ تلخ روئیداد سامنے ہیں جس کے باعث امت مسلمہ کو ایک بڑی ہزیمت سے دوچار ہونا پڑا کیا کبھی ہم نے اس بات کی طرف غور کیا کہ مشرقی پاکستان کی علیٰحدگی کے اسباب کیا تھے۔ کیا وہاں بھی کبھی اس طرح عصبیت کا ڈھنڈھورا تو نہیں پیٹا گیا کہ بنگالی علیٰحدگی پسند متعصب ہیں۔ پنجابی کے دشمن ہیں۔ وغیرہ وغیرہ کیا ایوبی دور کے ابتدا سے لے کر یحییٰ خان کے اختتامی دور تک حکومتی پراپیگنڈہ مشنری نے مسلمانوں میں منافرت اور طبقاتی کش مکش اور ایک دوسرے کے خلاف غداری کے سرٹیفکیٹ جاری کر کے ملک کی فضا کو ایسا مکدر نہیں کر دیا تھا کہ جو باتیں کسی وقت افسانہ معلوم ہوتی تھیں وہ حکومت کے غلط پروپیگنڈہ کی وجہ سے حقیقت بن گئیں۔ کوئی شخص یا گروہ کسی کام یا تحریک کے اٹھانے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اسے بار بار تحریک کا محرک یا اس کام کا فاعل گردانا جائے تو یہ درحقیقت اسے اس کام کے لیے ابھارنا اور تیار کرنا ہے۔ پھر اس پر مستزاد یہ کہ اسے اس قسم کے جھوٹے الزامات کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں دیئے جانا اور اس کے لئے عرصہ حیات تنگ کر دینا تو وہ آخر انسان ہے کب تک اس ظلم و ستم کو برداشت کرتا جائے گا۔ ایک دن اس ظلم و جبر کے قدرتی ثمرات کے نتائج ظاہر ہوں گے۔ اور ان نتائج و ثمرات کا اصل سبب وہ ظالم جابر شخص ہوگا۔ جس کے ظلم و جبر نے اسے ان نتائج و ثمرات کے اظہار پر مجبور کیا۔ اور قوم کو یہ سیاہ دن دیکھنا پڑے۔ قارئین حضرات آج پھر ملک کی فضا مکدر ہے۔ کچھ مفاد پرست اقتدار کے بھوکے اپنی کرسی کے تحفظ اور عوام کی توجہ کو مصروف رکھنے کی خاطر خود ہی صوبا عصبیت جیسے شوشے چھوڑتے رہتے ہیں تاکہ اس بندر بانٹ میں اقتدار کے چند اور لمحات کے لقمے ان کے ہاتھ لگ جائیں۔ یقیناً آج بھی یہ اقتدار کے نشہ میں بدمست عوامی جواری محض کرسی کے تحفظ کی خاطر اس قسم کے کھیل کھیلتے جا رہے ہیں۔ لیکن جب کسی لمحہ اپنے اقتدار کے طول ہونے کی صورت دکھائی دیتی ہے تو بڑی عیاری اور چالاکی سے (بقول ان کے صوبائی تعصب پسند یا تخریب پسند عناصر سے رشتہ الفت و محبت گانٹھتے ہیں۔ اور انہیں فوراً محب وطن ہونے کا سرٹیفکیٹ جاری کر دیتے ہیں۔ پھر اگر کبھی ان کے اقتدار کے مسئلہ میں ٹھن جائے تو وہی پرانی رٹ پھر لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ فلاں غدار ہے وغیرہ وغیرہ آخر یہ قوم کو اُلّو بنانے کا کھیل کب تک کھیلتے رہیں گے۔ کیا ان کا یوم حساب نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان بجا ہے۔ کذالك اورثناها قوماً آخرين فما بكت عليهم السماء والارض ؕ یعنی آسمانوں اور زمین میں ان پر کوئی آنسو بہانے والا نہیں ہوگا۔

انشاء اللہ ایک وقت آئے گا۔ جب مفاد پرستوں کا یہ ٹولہ حساب کی زد میں آکر اپنے کیفر و کردار کو پہنچے گا۔

آج صوبائی عصبیت کا طوفان ملک میں کھڑا کر دیا گیا ہے لیکن سوچنے کی بات ہے کہ اگر صوبائی عصبیت ملک کی سالمیت کے لیے خطرناک ہے تو جماعتی عصبیت اور شخصی عصبیت کیا ملکی سالمیت کے لئے سدِ سکندری کا کام دے رہی ہے۔ خدارا ہوش کرو کیا جماعتی اور شخصی عصبیت کے نتائج تاریخ کے اوراق میں نہیں ملتے جس کے باعث ملکوں کے تخت و تاج پامال ہوئے حال ہی میں وزیراعظم بھٹو کی جماعتی اور شخصی عصبیت کا حال آپ نے کراچی میں قتل و غارت کی صورت میں نہیں دیکھا۔ کیا لیاقت آباد کا خونی ڈرامہ مسٹر بھٹو کی شخصی عصبیت کی خاطر اسٹیج نہیں کیا گیا۔ درحقیقت صوبائی عصبیت سے زیادہ خطرناک اور مہلک جماعتی اور شخصی عصبیت ہے۔ خدارا سوچیے ملک کو کس طرف لے جا رہے ہو۔ پاکستانی قوم کا وقار بین الاقوامی سطح پر کس پوزیشن میں ہے۔ آئیے ہم اپنے مذہب اور نظریہ سے اس بارہ میں رہنمائی حاصل کریں۔ کہ عصبیت کیا ہے؟

نمبر ا۔ عن واثلة رضؓ قال قلت يا رسول الله ما العصبية ؟ قال ان تعين قومك على ظلم (ابو داؤد)

حضرت واثلہ رضؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عصبیت کیا ہے؟

فرمایا کہ قوم کی ناحق امداد کرنا۔ ایک دوسری حدیث میں عصبیت کو ممنوع قرار دیا۔

عن جبير ابن مطعم رضؓ ان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من دعا الى عصبية وليس منا من قاتل عصبية وليس من مات على عصبية (ابو داؤد)

فرمایا جو شخص عصبیت (بے جا طرف داری) کی طرف دعوت دے یا عصبیت (بے جا طرف داری) کے لیے لڑائی لڑے یا اسی عصبیت پر اس کا خاتمہ ہو وہ ہم سے نہیں ہے۔ عصبیت بے جا حمایت اور بے جا طرف داری کو کہتے ہیں۔ خواہ یہ عصبیت شخصی ہو جماعتی ہو صوبائی ہو ممنوع ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے حضورؐ سے عرض کی یا رسول اللہ امن العصبية ان يحب الرجل قومه قال لا ولكن من العصبية ان ينصر رجل قومه على الظلم (ابن ماجہ)

یا رسول اللہؐ اپنی قوم سے محبت کرنا عصبیت ہے فرمایا نہیں بلکہ عصبیت یہ ہے کہ انسان اپنی قوم کی ناحق مدد کرے ان مذکورہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عصبیت وہ ہی ممنوع ہے جو اپنی قوم کی ناحق حمایت امداد کی صورت میں ہو۔ لیکن اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے جدوجہد کرنا خواہ صوبائی ہو یا شخصی ہو۔ ممنوع نہیں ہے۔ اب ملکی سطح پر نظر ڈالیں اور صوبائی عصبیت کے پراپگنڈہ کا تجزیہ کریں کہ سرحد اور بلوچستان کے مسلمان بھائیوں کی موجودہ جنگ عصبیت کی کس شکل کے تحت ہے کیا واقعی سرحدی اور بلوچی مسلمان اپنی قوم کی بے جا حمایت و طرف داری کی مرتکب ہے۔ یا وہ مظلوم اپنے سیاسی و معاشی حقوق کی بازیابی کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ خدارا ان عصبیتوں کے پروپگنڈہ کو بند کرو اور باقی ماندہ ملک پر رحم کرو پاکستان میں بسنے والے تمام بھائی بھائی ہیں۔ ہر ایک کو ان کے پورے پورے حقوق ادا کرو اور یہ ہی رواداری اور آپس میں محبت و اخوت پیدا کرنا ملک کی سالمیت کے لیے بڑا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو زندہ و تابندہ رکھے۔ (آمین)